بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۳ شوال ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ ؛ ۱۰ شہادت ۱۳۳۹ ہش ۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء ؛ نمبر ۸۰

جماعت احمدیہ کی اکتالیسویں مجلس مشاورت شروع ہو گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر

پُرسوز اجتماعی دُعا کے ساتھ افتتاح فرمایا

ربوہ ۸ اپریل۔ آج تیسرے پہر ساڑھے چار بجے تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں جماعت احمدیہ کی ۴۱ ویں مجلس مشاورت شروع ہوگئی۔ باوجود ناسازیٔ طبع کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس تشریف لا کر پُرسوز اجتماعی دُعا کے ساتھ مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ اس اجلاس میں مغربی اور مشرقی پاکستان کی ۱۲۱ احمدی جماعتوں کے ۴۰۳ نمائندے شامل ہوئے۔ ٹھیک ساڑھے چار بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے۔ حاضرین مجلس نے کھڑے ہوکر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

پیشتر اس کے کہ شوریٰ کی کارروائی شروع کی جائے سابق دستور کے مطابق میں کارروائی کے افتتاح سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کروں گا۔ کہ وہ ہمارے غور اور مشورہ میں ہمارا ہادی اور راہنما ہو۔ وہ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے اور پھر صحیح اور درست فیصلوں تک پہونچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ایسا فضل فرمائے کہ ہمارے شورے ہمارے ایمان کی ترقی اور سلسلہ کی عظمت کو بڑھانے کا موجب ہوں۔ اور ہماری نیکی اور اخلاص میں اضافہ کرنے والے ہوں۔ اور ہم کسی ایسے فیصلہ پر نہ پہونچیں۔ جس کو پورا کرنے کی ہم میں توفیق نہ ہو۔ اب سب دوست میرے ساتھ ملکر دعا کرلیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم میاں محمد شریف صاحب اشرف سکرٹری مجلس مشاورت نے ایجنڈا پڑھ کر سنایا جو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے میزانیوں کے علاوہ نظارت بیت المال ۔۔۔ ۔۔۔ نظارت اصلاح و ارشاد نظارت تعلیم اور تحریک جدید کی بعض دیگر اہم تجاویز

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

محترم چوہدری برکت علی خان صاحب کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ میں ہزارہا مقامی اور بیرونی احباب کی شرکت

ربوہ ۸ اپریل۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور دیرینہ خادم محترم چوہدری برکت علی خانصاحب رضی اللہ عنہ وکیل المال (تحریک جدید) کی نعش آج تیسرے پہر مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دی گئی۔ محترم چوہدری صاحب کل چار بجے سہ پہر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون

آج بعد نماز جمعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے مکان کے سامنے والے میدان میں چوہدری صاحب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نعش کو کندھا دیا۔ اس نماز جنازہ کو یہ قابل رشک خصوصیت حاصل تھی۔ کہ جمعہ کا مبارک دن تھا۔ اور ہزارہا مقامی احباب کے علاوہ احمدی جماعتوں کے وہ نمائندگان کرام بھی اس میں شامل ہوئے۔ جو ملک کے طول و عرض میں مجلس مشاورت میں شریک ہونے کے لئے ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز جنازہ کے بعد آپ کی نعش مقبرہ بہشتی میں لے جائی گئی۔ جہاں پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قطعہ خاص میں اسے سپرد خاک کر دیا گیا۔

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۹ اپریل۔ بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ شام کو کچھ اعصابی شکایت ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ صبح سے بائیں بازو میں درد کی شکایت ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ

کی صحت

لاہور ۸ اپریل ۹ بجے شب (بذریعہ فون)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ دو چار دن سے نمایاں فرق ہے۔ البتہ گھٹنوں میں درد کی شکایت ہے۔ امید ہے کہ بدھ کے روز ہسپتال سے گھر تشریف لے آئیں گے۔

احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ اپریل۔ کل نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں شوریٰ کے اسلامی نظام کی ضرورت و اہمیت واضح کی۔ اور بتایا کہ اس نظام کے تحت منتخب ہونے والے نمائندگان پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

ضروری اطلاع

مجلس مشاورت کے موقعہ پر لائبریریوں کو کتب تقسیم کی جائیں گی۔ نظارت کی طرف سے جن جماعتوں میں باقاعدہ لائبریریاں قائم ہیں۔ وہ نظارت سے کتب حاصل کریں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

مسلم مسیحی اتحاد

"اخوت" عیسائیوں کا اخبار ہے جو لاہور سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اس کی اشاعت مارچ ۱۹۶۰ء میں "دلچسپیات" کے کالم میں "مسلم مسیحی اتحاد" کے زیر عنوان مندرجہ ذیل خبر مترجمہ مدیر اخوت اور مدیر کی جانب سے اس پر ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ خبر ذیل میں بعینہٖ مع نوٹ مدیر نقل کی جاتی ہے۔

"کچھ ہفتے ذیل کی دلچسپ خبر لنڈن کے روزنامہ "ڈیلی ٹیلی گراف" میں چھپی جو آثارِ وقت کے پیش نظر بڑی دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ جامع ازہر قاہرہ جو ایک ہزار سالہ قدیم یونیورسٹی ہے اور جس میں تقریباً بائیس ہزار طالب علم اسلامیات کی تعلیم پاتے ہیں دہریت اور اشتراکیت سے نبرد آزما ہونے کے لئے اسلام اور مسیحیت پر مشتمل ایک متحدہ محاذ قائم کرنے کی خواہشمند ہے۔ ڈاکٹر محمد البہی جو شعبۂ ثقافت کے ڈائرکٹر جنرل ہیں فرماتے ہیں کہ "اشتراکیت ایک ایسا وبائے مہلک ترین ہے جو نسلِ انسانی پر آج سے قبل شاذ ہی وارد ہوئی ہو۔ قاہرہ میں متعین روسی سفارت گاہ سے جو لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ اس کی تقسیم طلبہ نے جامعہ میں اس لئے بند کر دی گئی ہے کہ اس سے یونیورسٹی کی فضا کے ناپاک ہونے اور طلباء کے مشتعل ہونے کا اندیشہ ہے"۔ روسی جامعہ الازہر میں ہزاروں کی تعداد میں اپنے پمفلٹ اور کتابچے برائے تقسیم بھیجتے رہے ہیں۔ قاہرہ میں رائے عامہ مسیحیت اور اسلام کے مابین اس اشتراکِ عمل کے حق میں ہے اور اسے سرکاری تائید مزید بھی حاصل ہے۔ عراقی سازش کے سزا یافتگان کے قتل کے خلاف ایک احتجاجی مظاہرہ میں مظاہرین نے بڑے بڑے اشتہاروں کے ساتھ اس قسم کے نعرے لگائے "مسیح اور محمد اشتراکیت کی مخالفت میں"۔

ڈاکٹر البہی نے فرمایا کہ مسلم اور مسیحی مصنفین کو چاہیئے کہ بجائے ایک دوسرے کے مذہب پر نکتہ چینی کرنے کے وہ اپنی تمام تر مساعی دہریت اور اشتراکیت کے خطرات سے عوام کو آگاہ کرنے میں صرف کریں۔

"اخوت" کاش اس مشورے پر ہمارے پاکستان میں عمل درآمد ہو سکے۔ اشتراکیت کے خطرہ سے کون سا ملک مستثنےٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ خطرہ تو دنیا کے ہر چھوٹے بڑے ملک کو لاحق ہے لیکن عوام اس سے غافل اور بے پرواہ۔ تاہم یہ بھی دیکھیئے کہ مذہبی تبلیغ دوسرے مذہب کی نکتہ چینی اور عیب شماری کئے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ دوسروں کی دلآزاری کر کے اور ان کے ہادیوں کے خلاف زبانِ طعن دراز کر کے ہی اپنے مذہب کی فوقیت ان پر ثابت کی جائے۔ بقول عارف مرحوم ؎

منادی میں کرو ظاہر نہ غیروں کی برائی کو
منادی کا تو یہ مقصود اصلاً ہو نہیں سکتا

(اخوت لاہور مارچ ۶۰ء)

حقیقت یہ ہے کہ غیر اشتراکی مغربی ممالک کی طرف سے یہ آواز ایک عرصہ سے اٹھائی جا رہی ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو منکران خدا کے مقابل ایک متحدہ محاذ بنانا چاہیئے اسلئے اگر مصر کی جانب سے یہ آواز اٹھائی گئی ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ ہماری رائے میں تمام مسلمان اس آواز کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہوں گے۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم ہی یہ ہے کہ

تعاونوا علی البرّ

یعنی نیکی میں تعاون کرو۔ بلکہ اسلام نے تو واضح الفاظ میں اہل کتاب کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ

قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃٍ سواءٍ بیننا وبینکم الّا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہ شیئًا ولا یتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللّٰہ۔ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون۔

(اٰل عمران آیۃ ۶۵)

ترجمہ۔ اے مخاطب اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے کہدے کہ آؤ ہم ایک بات پر اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے درمیان برابر ہے یعنی یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور کسی شے کو اس کا شریک نہیں بنائیں گے اور نہ ہمارے بعض بعض کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے ارباب بنائینگے پس اگر وہ مونہہ پھیریں تو تم کہدو گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں یعنی مان لینے والے ہیں۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "پیغام صلح" میں سے جو آپ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے تحریر فرمایا تھا ایک اقتباس اس تعلق میں درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ اس بارے میں اسلام کی پوزیشن کیا ہے۔ فھو ھذا

"میں اس وقت کسی خاص قوم کو بے وجہ ملامت کرنا نہیں چاہتا اور نہ کسی کا دل دکھانا چاہتا ہوں۔ بلکہ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ اسلام وہ پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی۔ کہ لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمین۔ یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی صلحکار کوئی اور الہامی کتاب ہے۔ تو اس کا نام لو۔ قرآن شریف نے خدا کی عامہ رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوبؑ اور کیا اسحاقؑ اور کیا موسٰےؑ اور کیا داؤدؑ۔ اور کیا عیسٰےؑ سب کی نبوت کو مان لیا۔ اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گزرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو مکار اور کذاب نہیں کہا۔ بلکہ صاف طور پر کہہ دیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گذرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی۔ مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔"

(پیغام صلح صفحہ ۲۷-۲۸)

اس کے باوجود کہ اسلام نے اس طرح دوسرے مذاہب اور مذاہب کے پیشواؤں کے ساتھ انصاف و عدل کا طریق برتا ہے یہ کتنا افسوسناک امر ہے کہ دوسرے مذاہب والوں مثلاً یہودیت و عیسائیت نے اسلام کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا۔ چنانچہ اس امر کو واضح کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ میں آگے تحریر فرمایا ہے کہ

"اے ہموطن پیارو! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اسلئے نہیں کیا۔ کہ میں آپ کو دکھ دوں یا آپ کی دلشکنی کروں بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے۔ اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے۔ کہ دوسری قوموں کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بیجا مداخلت سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ خدا کے گنہگار ہیں۔ بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ نبی نبی میں انفاق اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں۔ آپ دل تھام کر اس بات کا مجھے جواب دیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے یا اس کی ماں پر کوئی تہمت لگا دے۔ تو کیا وہ اپنے باپ کی عزت پر آپ حملہ نہیں کرتا اور اگر وہ شخص جس کو ایسی گالی دی گئی ہے۔ جواب میں اسی طرح گالی سنا دے تو یہ کہنا بے محل ہوگا۔ کہ بالمقابل گالی دئے جانے کا دراصل وہی شخص موجب ہے۔ جس نے گالی دینے میں سبقت کی اور اس صورت میں وہ اپنے باپ اور ماں کی عزت کا خود دشمن ہوگا۔"

(رسالہ پیغام صلح صفحہ ۲۹-۳۰)

اس سے پہلے آپ نے اسی رسالہ میں فرمایا ہے کہ:-

"دین یہ ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا۔ اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے۔ مگر جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب

(باقی صفحہ پر)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور ڈاکٹر طٰہٰ حسین کے نظریات

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

(۳)

تاریخ شاہد ہے حضرت عثمانؓ نے پیشانی پر لوہے کی لاٹھی سہی سینہ پر دشمن کی پے درپے ضربات برداشت کیں۔ گلا کٹوایا لیکن خلافت سے دست بردار نہ ہوئے۔ آپ غور فرمایئے ایک طرف جان ہے دوسری طرف خلافت ہے انہوں نے جان جان آفرین کے سپرد کردی۔ لیکن اصول کی شکست نہ ہونے دی۔ طبری میں یہ الفاظ ہیں۔

واللہ لتفعلن او لتعزلن او لتقتلن فانظر لنفسك فابی علیھم وقال لم اکن لاخلع سربالا سربلنیہ اللہ۔ (طبری جزء ثالث ص۴۰۴)

ترجمہ۔ باغیوں نے کہا یا تو ایسا ہی کرے گا۔ جیسا کہ ہم کہہ رہے ہیں۔ یا تو معزول ہوگا یا قتل کردیا جائے گا۔ ان میں سے جو چاہتا ہے اختیار کرے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا۔ میں اس قمیص کو ہرگز نہیں اتاروں گا۔ جو مجھے خدا تعالےٰ نے پہنائی ہے۔

غرض انہوں نے جان دے کر اسلام کے اہم اور بنیادی اصول کو مستحکم کردیا۔ کہ خلافت حقہ کا عزل کبھی بھی نہیں ہوتا۔ اور خود کشی بھی گناہ ہے۔ اور یہ ہو بھی کیسے سکتا تھا۔ کہ آپ ان کے مطالبہ کے سامنے سر جھکا دیتے۔ جبکہ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے انہوں نے سن ہوا تھا۔

یاعثمان انہ لعل اللہ یقمصك قمیصا فان ارادك المنافقون علیٰ خلعہ فلا تخلعہ حتی تلقانی"
(تاریخ الخلفاء ص۱۰۲)

ترجمہ: اے عثمانؓ خدا ایک قمیص تیرے زیب تن فرمائے گا۔ لیکن اگر منافق اس کو اتارنا چاہیں تو موت قبول کرنا لیکن اس قمیص کو اترنے نہ دینا"

مجھے نہیں آتا کہ ان واقعات کے ہوتے ہوئے کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ حضرت عثمانؓ خلافت کو چھوڑ کر گوشہ عافیت میں پناہ لینا چاہتے تھے۔ یہ شخص جو آیت استخلاف کو اپنی خلافت کے ثبوت میں پیش کرے کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ وہ خدا کی اس ردا کو خود اتار پھینکے۔ جو خدا تعالےٰ نے پہنائی ہو۔ (ملاحظہ ہو حضرت عثمانؓ کا وہ خط جو انہوں نے حاجیوں کے نام لکھا)

شورےٰ یا قوت احتساب کا قیام

دوسرا نظریہ جس کے متعلق میں اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ فاضل مصنف کا یہ خیال ہے کہ اسلام میں شورےٰ کے نظام کی مستقل اور بنیادی حیثیت ہے۔ شورےٰ خلفاء کو آگاہ کرے کہ ان پر کیا کچھ کرنا لازم ہے۔ اور وہ خلافت پر کڑی نگاہ رکھے۔ کہ اگر خلیفہ بے راہ رو ہو۔ تو اسے راہ راست پر لانے کے لئے تعزیر مقرر کرے۔

باوجود اس کے کہ فاضل مصنف نے حضرت عثمانؓ کو ہر اس الزام سے بری کیا باغیوں کی طرف سے ان پر لگایا جاتا تھا تاہم مصنف یہ کہتا ہے کہ حضرت عثمان سیاست کے اس طریق سے ہٹ گئے تھے۔ جس پر صدیق اکبرؓ اور عمرؓ فاروق گامزن تھے۔ اور چونکہ کوئی ایسا نظام نہ تھا جو خلیفہ کو اس قانون کا پابند رکھتا۔ اور انحراف کی صورت میں اس کے لئے سزا تجویز کرتا لہذا یہ فتنہ معرض وجود میں آیا۔ جس کا نتیجہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور مصنف کا یہ خیال ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے آخری عمر میں خلافت کے لئے جو شورےٰ بنائی وہ اس کی بنیاد تھی۔

اس بارہ میں اول غور طلب امر تو یہ ہے کہ خلافت کا نظام ایجاد بندہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ خدا کی ایک نعمت ہے جو نبوت کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے عطا ہوتی ہے اور عطا ہوئی تھی۔ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ پر غور فرمایئے۔ آپ خلافت کے قیام کی غرض ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہذا خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولےٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالےٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے"۔
(شہادت القرآن ص۵۷)

پس خلافت نبوت کی نیابت ہے۔ اور اس نظام کی ایک جھلک خلافت راشدہ کی صورت میں دنیا دیکھ چکی ہے۔ اور ہمیں حکم ہے علیکم بالسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ (مشکوٰۃ)

کہ اے مسلمانو تم پر لازم ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرو اور پوری شدت سے اس پر کاربند رہو۔

کیا اس بابرکت دور میں صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں ایسی کسی شورےٰ کا وجود تھا جو خلیفہ پر محتسب ہوتی۔ کیا مدبر اسلام حضرت عمرؓ فاروق نے کہ جن کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ "الحق بعدی مع عمر حیث کان" نے کسی ایسی شورےٰ کی تشکیل فرمائی کیا انہوں نے اپنے احتساب کے لئے کسی ادارہ کی بنیاد رکھی۔ پس درست یہی ہے کہ انتظامیہ ہو یا عدلیہ اس کی آخری چوٹی پر خلیفہ متمکن ہو اگر اس پر بندوں کی کسی جماعت کو محتسب بٹھایا جائے۔ تو وہ نظام ایک خالص دنیوی نظام ہو کر رہ جائے گا۔ اور ایسا کرنے والے خدا کی نعمت کو بدلنے والے ہوں گے۔

خلافت اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت ہے۔ وہ نبوت کا تتمہ ہے۔ اس پر بندوں کا احتساب ایک ایسی جرأت ہے جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ کیا حضرت عمرؓ کا یہ فقرہ مصنف کے مکتب خیال کی واضح تردید نہیں ہے۔

الحمد للہ الذی صیّرنی لیس فوقی احد"
(الطبقات الکبریٰ للشعرانی جلد ۱ ص۱۸)

کہ اس خدا کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے مجھے یہ حیثیت بخشی ہے کہ میرے اوپر کوئی فرد بشر محتسب نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نظام خلافت پر کنٹرول رکھنے کے لئے سوائے خدا تعالےٰ کی ذات کے اور کوئی ذات نہیں (باقی)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دین کا خلاصہ

"ہندوؤں میں بھی دیکھو کہ کس قدر فقر و فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ زہد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام میں خدا تعالیٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں۔ اور ایسا زور نہیں دیا تاہم یہ حکم ہے کہ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا۔

نجات وہی پاتا ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ بدعت، فسق و فجور چوری، جھوٹ سب باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہوجائے جس نے دین کو مقدم کیا وہ خدا کے ساتھ مل گیا نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہئے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہئے۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔"

(تقریر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء)

تنقید و نظر

دُرِّ عدن

مجموعہ کلام منظوم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا

ضخامت:- ۷۷ صفحات - کاغذ:- عمدہ اور قیمتی

کتابت:- ہر لحاظ سے معیاری اور خوبصورت

طباعت:- بلاک پرنٹنگ نہایت نفیس اور دیدہ زیب

قیمت:- قسم اول (آرٹ پیپر) ۲ روپے فی جلد - قسم دوم ایک روپیہ ۸ آنے فی جلد

زیر نظر کتاب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بنت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام منظوم کا نہایت بیش قیمت مجموعہ ہے جسے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے نہایت درجہ اہتمام کے ساتھ بلاک کے ذریعے طبع کرایا ہے۔

حضرت سیدہ موصوفہ اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانوں میں سے ایک نشان ہیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے الہام خاص کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی بلکہ آپ کے بلند مرتبے اور بلند اقبال کے بارہ میں اطلاع بخش کر ظاہر فرمایا کہ آپ کا وجود نہایت خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ چنانچہ آپ کے نہایت درجہ بلند پایہ کلام منظوم کا یہ بلند پایہ مجموعہ اور اس مجموعہ کا ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرعہ آپ کے اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانوں میں سے ایک نشان ہونے پر دلالت کرتا ہے اور آپ کے بلند مرتبے کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے اس درجہ عشق الٰہی اور محبت رسولؐ میں فنا ہوکر اپنے جذبات کو بلا تکلف نظم فرمایا ہے کہ کلام موزون کے فطری جوہر اور اس کے فنی محاسن کے باوصف یہ حقیقت قاری کے دل پر مرتسم ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ فی الحقیقت آپ کا مقصود شعر گوئی نہیں بلکہ کلام منظوم کے ذریعے جو اثر انداز ہونے میں نثر پر ایک گونہ فوقیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح اور اسلام کی خوبیاں بیان کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے کلام منظوم میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب نیز نہایت جامع دعاؤں اور دینی تحریکات سے متعلق اپنے جذبات کو ایسے موثر انداز میں پیش فرمایا ہے کہ جو تصنع اور تکلف سے یکسر بالا ہے۔ اس مجموعے کی ایک ایک نظم جذب و تاثیر کا ایک شاہکار ہے۔ اس کے مطالعہ سے جو روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے اس کی کیفیت کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

الشرکۃ الاسلامیہ مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے اس بیش قیمت مجموعے کو نہایت عمدہ اور دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کرکے اسے سب کے لئے عام کر دیا ہے۔ بلاک پرنٹنگ، اعلیٰ کاغذ اور نفیس کتابت کے باوجود قیمت بہت واجبی ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اولین فرصت میں اس بیش قیمت مجموعہ کو حاصل کرکے اس سے استفادہ کریں۔ اور بچوں کو اس میں درج شدہ نظمیں یاد کرائیں۔ اولاد کی خاطر خواہ تربیت کے سلسلہ میں یہ طریق نہایت مفید اور بابرکت ثابت ہوگا۔ اس لحاظ سے کوئی احمدی گھر ایسا نہیں ہونا چاہیئے جہیں یہ کتاب نہ ہو۔

چھ مفید رسالے

حال ہی میں مکرم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ نے حسب ذیل چھ ایسے رسالے شائع کئے ہیں جو مدت سے نایاب تھے اور جن کی ضرورت بشدت محسوس ہوتی تھی۔ یہ سب رسالے تبلیغی اور تربیتی اغراض سے نہایت ضروری اور مفید ہیں۔ خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کو ضرور ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ امید ہے کہ احباب بکثرت ان کی اشاعت کریں گے

(۱) **خصوصیات اسلام** - از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ۔ اس رسالہ میں حضرت میر صاحب مرحوم نے اپنے مخصوص اور منفرد انداز میں نہایت آسان اور دلنشین پیرایہ میں اسلام کی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔ اور دیگر مذاہب پر اسلام کی فوقیت اور برتری کو ثابت کیا ہے قیمت ۵ نئے پیسے فی نسخہ

(۲) **نقشہ وفات مسیح علیہ السلام**

یہ بھی حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کا تصنیف فرمودہ رسالہ ہے جس میں فاضل مصنف نے نہایت مدلل اور عام فہم پیرایہ میں قرآن مجید - احادیث نبویہ اور ائمہ اسلام کے اقوال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا ہے۔

(۳) **امتحان پاس کرنے کے گر** از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ رسالہ کی افادیت کا اندازہ حضرت میاں صاحب ممدوح کے نام سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ یہ رسالہ کئی بار چھپ کر شائع ہو چکا ہے جو اس کی مقبولیت کا واضح ثبوت ہے اس میں طلباء کے لئے ۲۸ نہایت قیمتی اور ضروری گر بیان کئے گئے ہیں جنہیں ملحوظ رکھنا ہر طالب علم کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ نئے پیسے فی نسخہ

(۴) **پنج ارکان اسلام** :- اسلام کے پانچ ارکان کو ضروری تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے عید کے مسائل اور جماعت احمدیہ کے عقائد بھی مختصر طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں۔ بچوں اور دینیات کے مبتدیوں کے لئے بہت مفید اور ضروری رسالہ ہے۔ قیمت صرف ۳

(۵) **چہل حدیث** مرتبہ حضرت میر محمد اسحق صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس نہایت ضروری احادیث جنہیں ترجمہ اور تشریح کے ساتھ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے مرتب فرمایا ہے۔ قیمت ۱

(۶) **وفات مسیح علیہ السلام** :- اس رسالہ میں قرآن پاک کی چالیس آیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی گئی ہے۔

جملہ رسالے پبلشر سے مندرجہ بالا پتہ پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

چودھری برکت علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ

(از محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب)

چوہدری برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہم اپنے رب کی رضا کے ساتھ راضی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعض موتیں زندگی کے مترادف ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء یعنی اے ایمان والو تم ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے مردہ مت کہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مرنے والا نیک نمونہ چھوڑ جاتا ہے اور اپنے ایمان کی شہادت پیش کر جاتا ہے تو وہ بھلایا نہیں جا سکتا وہ زندہ نظر آتا ہے پھر ایسے لوگ اپنی روحانیت پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور جب ان کے نمونہ پر چلنے والے لوگ انکی روحانیت سے فائدہ اٹھا کر روحانی آدمی بن جاتے ہیں تو مرنے والوں کا نمونہ نئے روحانی لوگوں کے ذریعے زندہ رہتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو مردہ نہیں کہا جا سکتا۔

میرے نزدیک چوہدری صاحبؓ ایسے ہی بزرگوں میں سے تھے مجھے چودھری صاحب مرحوم کو دیکھنے کا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وقت میں موقع ملا جب ۱۹۱۸ء میں میں ہجرت کرکے قادیان آگیا پھر تو بار بار دیکھنے کا موقع ملتا رہا میں نے ہمیشہ ہی آن مرحوم کو انہماک کے ساتھ دین کا کام کرتے پایا وہ اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں خوب حظ اٹھاتے تھے۔ جس کی مثال اس منظر سے دی جا سکتی ہے جب چیونٹیاں کسی میٹھی چیز پر جمع ہوتی نظر آئیں ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ جان جائے پر یہ چیز ہاتھ سے نہ جائے۔ یہی حال ان کا تھا۔ جو کام ان کے سپرد ہو وہ دن رات اسمیں منہمک ہو جاتے۔

میں نے ان کو کبھی بھی لغویات میں حصہ لیتے نہ دیکھا وہ سلسلہ کے کام کو ہی اپنا پیشہ سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ جب آن کو تحریک جدید میں لگایا گیا تو ایک بہادر سپاہی کی طرح موت فوت کے خوف سے بے نیاز ہوکر اپنے جوہر دکھلاتے رہے اور بتلا دیا کہ سلسلہ کے سچے وفادار خادم اس طرح کے ہوا کرتے ہیں۔ تبھی تو جوہر شناس جوہری نے ان کو تحریک جدید کی دولت بناکر تحریک میں رکھ دیا ہوتے ہیں۔ دولت دولت کو کھینچتی ہے سو چوہدری صاحب مرحوم نے تحریک کے لئے دولت کو خوب کھینچا۔

یہ دولت اب ہم سے واپس لے لی گئی ہے لیکن اس حال میں کہ کئی دولت گر اپنے پیچھے چھوڑ گئی۔ اللہ ان سے راضی ہو اور اپنی کنار عاطفت میں ان کو لے لے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی بھی پردہ پوشی فرمائے اور ہم پیچھے رہنے والوں کو ان کے نیک نمونوں پر عمل کرتے ہوئے انہیں زندہ رکھنے کی توفیق دے اور ہم محض قرار دادیں پاس کرنے والے نہ رہ جائیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پور ریاست کپورتھلہ کے کچھ حالاتِ زندگی

از مکرم شیخ لطف المنان صاحب راولپنڈی

(۲)

قبل از رحلت آپنے ایک رؤیا اپنی وفات کے متعلق دیکھا۔ اس کی تعمیل میں آپ کو گھر کے سامنے باغیچہ میں دفن کیا گیا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے پڑھایا۔ جو آپکے عزیز بھی تھے برِّ صغیر کی تقسیم کے بعد بھی خدا تعالےٰ نے آپ کے مزار کی خود حفاظت فرمائی۔ اور اب بھارت سرکار نے آپ کی قبر کو پختہ کروا دیا ہے۔ ساتھ ہی ایک کتبہ لگوا دیا ہے جس پر لکھا ہے "ایک مسلمان بزرگ کی قبر"۔

ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام جالندھر تشریف لائے آپ نے احباب میں چندہ کی تحریک فرمائی۔ حضور علیہ السلام نے اس موقعہ پر خاص طور پر دریافت فرمایا کہ منشی حبیب الرحمان نہیں آئے ؟ دوستوں نے جواباً عرض کیا۔ آج نہیں آ سکے۔ اسی شام کو حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ حاجی پور تشریف لے گئے اور بتایا کہ آج حضرت صاحب نے آپ کو خاص طور پر یاد فرمایا ہے۔ آپ نے دریافت کیا۔ کیا خاص بات تھی ؟ حضرت منشی صاحبؓ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چندہ کی تحریک فرمائی تھی۔ آپ نے گھر کی تمام نقدی اٹھالی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں آکر پیش کی حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ بس اسی قدر رقم مجھے چاہیئے تھی۔

آپ کے فرزند رشید محترم شیخ کلیم الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ میں اور عزیز مسعود الرحمان سلمہ قادیان میں پڑھا کرتے تھے اور مسجد اقصیٰ سے نماز کے بعد قطار میں آ رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد مبارک سے ملحقہ [illegible] کھڑکی سے آواز دی۔ کلیم الرحمان مسعود الرحمان منشی حبیب الرحمان صاحب کے بیٹے ہیں ؟ ہم دونو قطار سے باہر ہو گئے اور عرض کیا ہیں۔ اس اثنا میں قطار گذر گئی ہم حضور کے قریب پہنچ گئے تو حضور نے فرمایا اپنی جھولیاں پھیلاؤ ہم نے جھولیاں پھیلا دیں۔ پھر حضور نے دو دو لڈو ہم دونوں کی جھولیوں میں گرا دیئے۔ جو زرد رنگ کے تھے۔ بہت لذیذ تھے۔ اور سائز میں بھی بہت بڑے بڑے تھے۔ اور فرمایا کہ جاؤ کھا لو۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی کے سفر سے واپس قادیان جا رہے تھے پھگواڑہ سٹیشن پر حضرت دادا صاحب ملنے آئے۔ میرے والد شیخ مسعود الرحمان صاحب ہمراہ تھے۔ آپ نے حضور سے عرض کی حضرت! یہ گھر میں اس بات پر تکرار کرتا ہے۔ کہ سب بھائیوں کا نام حضرت صاحب نے رحمان پر رکھا۔ اور میرا نام احمد پر ہے حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ آج سے تمہارا نام بھی ہم مسعود الرحمان رکھتے ہیں۔ اب تکرار نہ کرنا۔ چنانچہ اس کے بعد نام مسعود احمد کی بجائے مسعود الرحمان ہو گیا۔

آپ کے فرزند اکبر شیخ محب الرحمان صاحب بتایا کرتے ہیں: کہ حضرت والد صاحب اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تحفے تحائف خود بھی لے کر جاتے اور بھجواتے بھی رہتے تھے۔ آپ حضرت صاحب اور حضرت ام المومنین کے پہننے کے لئے عموماً جوتے بنوا کر بھیجا کرتے تھے۔

انہی سے روایت ہے کہ جب ہم قادیان پڑھا کرتے تھے۔ تو میں بھی ایک دفعہ کئی تحائف جن میں عطر (چنبیلی کا تیل) بھی تھا۔ حضور کی خدمت میں لے کر گیا تھا۔ حضور کی خدمت میں پیش کئے حضور نے دریافت فرمایا یہ کس نے بھیجے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم جو پاس کھڑے تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ یہ میاں حبیب الرحمان کے لڑکے ہیں اور انہوں نے بھیجے ہیں۔ اس پر آپ نے وہ چیزیں لے کر رکھ لیں۔

محترم شیخ محب الرحمان صاحب (فرزند اکبر منشی حبیب الرحمان صاحب) سے روایت ہے کہ "جب پہلی دفعہ قادیان گیا اس کی تقریب یہ ہوئی۔ کہ تایا صاحب جب اپنی ملازمت پر بہرائچ جانے لگے تو آپ نے ہمارے والد صاحب سے کہا۔ کہ میرا لڑکا محبوب الرحمان اکیلا ہے۔ اس لئے محب الرحمان کو بھی ساتھ بھیج دیں۔ اس پر والد صاحب نے منظور کر لیا۔ اور قادیان گئے لئے تیار ہو گئے۔ جب میں اور والد صاحب قادیان پہنچے۔ تو والد صاحب یکے سے اترتے ہی بھاگ کر حضرت صاحب کو ملنے چلے گئے۔ اور حافظ حامد علی صاحب (مرحوم) کو آواز دے گئے۔ اور مجھے وہیں چھوڑ گئے۔ حافظ صاحب نے آکر مجھ سے دریافت کیا۔ کہ تم میاں حبیب الرحمان کے بیٹے ہو ؟ اور یہ اسباب ان کا ہے ؟ مجھ سے مثبت میں جواب پا کر اسباب اٹھا کر مہمان خانے میں لے گئے اور میں بھی ساتھ ہی چلا گیا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ کے بعد والد صاحب واپس آئے تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مل کر واپس آئے ہیں۔ حضور نے ہماری رہائش کے لئے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے مطب کے اوپر کا چوبارہ تجویز فرمایا۔ چنانچہ ہم وہاں چلے گئے اگلی صبح جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لائے ہیں اور والد صاحب اور چند دوسرے احباب حضور کے انتظار میں چوک میں کھڑے تھے۔ حضور علیہ السلام نے آتے ہی دریافت کیا کہ آپ نے ناشتہ کیا ہے یا نہیں ؟ والد صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے چائے کی عادت نہیں ہے۔ حضور اسی وقت واپس تشریف لے گئے۔ اور اپنے ملازم کے ہاتھ چائے وغیرہ لائے۔ اور فرمایا آپ اوپر جا کر ناشتہ کر لیں۔ چنانچہ میں اور والد صاحب اپنی قیام گاہ میں اوپر چلے گئے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نیچے انتظار میں کھڑے رہے۔ والد صاحب تو جلدی جلدی دو تین گھونٹ چائے پی کر نیچے چلے آئے۔ تاکہ حضور کی مشایعت میں سیر کے لئے جائیں۔ لیکن حضور نے میرا دریافت کیا کہ وہ نہیں آیا ؟ اور سیر کو جانے کی بجائے انتظار میں کھڑے رہے۔ اس پر پھر والد صاحب اوپر آئے۔ اور کہا جلدی کرو۔ حضور تمہارا انتظار فرما رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی چائے وہیں چھوڑی اور نیچے چلا آیا۔ میرے آنے پر حضور سیر کے لئے روانہ ہو گئے۔ تقریباً آدھ فرلانگ بڑ کے درخت کے پاس جا کر حضور نے فرمایا۔ کہ محب الرحمان تھک جائے گا۔ اس لئے آپ جا کر آرام کریں۔ اس کے بعد حضور خود آگے سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اگلے روز صبح بعد نماز فجر والد صاحب مجھے بھی حضور علیہ السلام سے ملوانے لے گئے۔ حضور نے کمرے کا دروازہ خود کھولا۔ اور ہم اندر چلے گئے۔ کافی دیر تک حضرت اور والد صاحب آپس میں باتیں کرتے رہے۔ اور والد صاحب نے کچھ مسائل بھی دریافت کئے۔ اس کے بعد والد صاحب نے حضور کی خدمت میں مجھے پیش کیا۔ اور کہا میں محب الرحمان کو بیعت کرانے کے لئے لایا ہوں یہ واقعہ سنہ ۱۸۹۷ء یا سنہ ۱۸۹۸ء کا ہے۔ حضور نے فرمایا اس کی تو بیعت ہی ہے۔ اس پر والد صاحب نے . . . . . عرض کیا۔ کہ حضور بیعت کر لے گا۔ تو دعاؤں میں شامل ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا یہ ٹھیک ہے۔ آج شام کو بیعت لے لیں گے۔ چنانچہ حضور نے خود بلا کر چند آدمیوں کے ہمراہ میری بھی بیعت لی ⁂

گمشدہ لڑکا

میرا چھوٹا بھائی "عزیز احمد" قریباً ڈیڑھ سال سے گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ حلیہ رنگ سفید قدرے سرخ جسم پتلا۔ ناک لمبا آنکھیں موٹی اگر کسی دوست کو ملے تو ہمیں پتہ دے کر . . . ممنون فرمائیں۔ اگر ہمارے پاس پہنچا دیں تو علاوہ کرایہ آمد و رفت حسب استطاعت انعام بھی دیا جائے گا۔ والدہ کی حالت جدائی کے صدمہ سے تشویشناک ہے عزیز جلد آ جائے

(نذیر احمد ولد چوہدری مہر الدین صاحب مرحوم چک نمبر ۹۶ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور)

خدمت خلق کا ایک نادر موقعہ

ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے نادار طلبار میں مفت کتب تقسیم کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے اور اس کارِ خیر میں بڑی کثرت سے خدا ترس احباب مجلس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ایک بار پھر کتب کی تقسیم کا وقت آ گیا ہے۔ احباب جلد از جلد رفیق احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی ناظم تعلیم مجلس مقامی ربوہ کے نام کتب بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ طلبار اپنی کتب سستے داموں دوسروں کے پاس نہ بیچیں بلکہ اپنے رب سے سودا کریں۔ اور اس کی راہ میں اپنے غریب بھائیوں کی خدمت کے لئے مجلس کا ہاتھ بٹائیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ
ربوہ

وصیت فارم پُر کرنے کیلئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت کے فارم بالعموم احتیاط اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس سے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرتے ہوئے تاخیر کی وجہ ایک یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا مکمل پتہ ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے ورنہ جماعت کے عہدہ دار ہوں۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد وغیرہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ و اندازہ قیمت) کا درج کرنا ضروری ہے اور صرف آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) (ا) تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے

ب: مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے ورنہ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے

. . . .

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہے

چندہ شرط اول (حسب حیثیت کم سے کم سواز تین آنے) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کی جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

دل رنج اور افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی جائے گی کہ مورخہ ۲۸ مئی $\frac{۳}{۶۰}$ ۲۹ رمضان المبارک کی شب ۲ بجے چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیم کوٹ تحصیل حافظ آباد حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری صاحب مرحوم ایک نہایت مخلص احمدی اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ پیم کوٹ کی جماعت انہی کی سعی کا نتیجہ ہے۔ مرحوم ہنجرا قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور تمام ہنجرا قبیلہ کے جو کہ پندرہ گاؤں میں آباد ہے چیف تھے۔ چوہدری صاحب کی اچانک وفات سے جماعتی اور قومی لحاظ سے ایک عظیم نقصان پہنچا ہے۔ جماعتی کاموں میں مرحوم ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور باقاعدگی سے اپنے گاؤں میں ہر اجلاس کرواتے جس میں تمام ضلع کی جماعتوں کو مدعو کرتے اور خود تمام انتظامات اور اخراجات کا ذمہ اٹھاتے اور فرمایا کرتے کہ میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ اپنے پیچھے ایک منظم اور مخلص جماعت چھوڑ کر دنیا سے جاؤں۔

$\frac{۳}{۶۰}$ ۲۹ کو ضلع کی ہر جماعت نے جنازہ میں شرکت فرمائی۔ اور غیر احمدی دوستوں نے بھی بہت بڑی تعداد میں نماز جنازہ پڑھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ باقی چھوٹے بچے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ مرحوم نے قریباً ۴۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اسلم حیات خاں سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ حافظ آباد

نماز باجماعت ہمارا اوّلین فرض ہے

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

اسلامی اعمال میں نماز کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ عبادات میں نماز بنیادی عبادت ہے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص نماز کے بارے میں غفلت کرتا ہے وہ باقی احکام کی تعمیل میں بدرجہ اولیٰ غافل ہوگا۔ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے پنجوقتہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی لازم ہے۔ عشاء اور فجر کی نمازوں میں بھی جماعت سے پیچھے رہنے والے مسلمانوں کے لئے بہت وعید آیا ہے۔

انصار اللہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے ذمہ وار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا کہ اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ جماعت کے ساتھ نمازیں ادا کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔ تا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پورے طور پر حاصل کر سکیں۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ عرصہ تین سال سے متعدد مشکلات سے دوچار ہے۔ بزرگان دین ان مشکلات سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایم کے جاوید سیکرٹری جماعت گیٹ والا۔ ملتان)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ گھٹنوں میں ورم ہونے کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ نیز خاکسار کی ہمشیرہ پشاور میں لمبے عرصہ سے بعارضہ تپ دق بیمار ہیں۔ احباب سے ہر دو کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے (اے قیوم ملک سری کوٹ)

(۳) میری ننھی بہن عرفانہ کوثر کی آنکھ زہریلی دوائی پڑ جانے کی وجہ سے خطرہ میں ہے۔ بزرگوں سے شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(محسنہ اختر از ڈیرہ غازی خان)

(۴) میں آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین

(مولوی محمد صدیق احمدی۔ جلال پور جٹاں)

(۵) میرے ماموں زاد بھائی خلیل احمد ناصر ابن ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب آف قلعہ صوبہ سنگھ امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے نانا جان ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (از قسمت منیر احمد خاں)

(۶) چوہدری خورشید احمد صاحب سیکرٹری مال گھٹیالیاں کا لڑکا بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (شیخ غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں)

(۷) عاجزہ کے خاوند نصیر احمد صاحب بھٹی ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی اعصابی کمزوری کی وجہ سے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے کہ دس ماہ ہوئے ٹائیفائیڈ ہوا۔ اس کے بعد اس قدر کمزوری ہو چکی ہے کہ ابھی تک کروٹ خود نہیں بدل سکتے۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صفیہ بنت قاضی عبدالسلام بھٹی)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۳۳: میں حمید احمد خالد ولد محمد عبد اللہ صاحب محلہ مرحوم قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ؍ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد دس روپے (ایک ٹیوشن سے) اور ۲۵/ روپے ماہوار وظیفہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۰ ؍ مارچ ۱۹۶۰ء

العبد حمید احمد خالد محلہ دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد محمد سعید پینٹر محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ۔

گواہ شد خدا بخش سیکرٹری امور عامہ محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ۔

نمبر ۱۵۶۳۱: پیر ہارون الرشید ولد پیر مظہر الحق صاحب قوم سید پیشہ دکانداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن میلسی ڈاکخانہ میلسی ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے

. . . . میری آمد اس وقت بذریعہ دکانداری ایک صد روپیہ ماہوار ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

. . . .

. . . .

. . . اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم الحروف پیر ہارون الرشید ولد پیر مظہر الحق صاحب میلسی دوکاندار تحصیل بازار میلسی ضلع ملتان۔

العبد پیر ہارون الرشید ۳/۳/۶۰

گواہ شد پیر عبد الرحیم بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میلسی

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت

نمبر ۱۵۶۳۲: میں سارہ بیگم جلیس زوجہ پیر ہارون الرشید قوم مغل چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن میلسی ڈاکخانہ میلسی ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر ایک ہزار روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی دو تولے آٹھ ماشے قیمت ۲۸۵/ روپے۔ کل میزان بمعہ حق مہر ۱۲۸۵/ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الامۃ: سارہ بیگم جلیس زوجہ پیر ہارون الرشید صاحب میلسی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان

گواہ شد پیر ہارون الرشید خاوند موصیہ میلسی ضلع ملتان دکاندار تحصیل بازار میلسی ضلع ملتان۔

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ دفتر وصیت

غذائی پیداوار میں ترانوے لاکھ تراسی ہزار من کا اضافہ

بارانی علاقوں میں خشک سالی کی وجہ سے گندم کی فصل کمزور ہوئی ہے

لاہور ۸ ؍ اپریل ایک کروڑ پندرہ لاکھ ایکڑ رقبہ سے گندم کی فصل کاٹی جائے گی۔ بارانی علاقوں میں فصل نسبتاً کمزور ہوئی ہے۔ صوبائی شعبۂ توسیع زراعت کا کہنا ہے کہ مختلف وسائل سے غذائی پیداوار میں ترانوے لاکھ تراسی ہزار من نقد آور اجناس میں سنتالیس لاکھ من اضافہ ہوا ہے۔

باوثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ اس سال گندم کا زیر کاشت رقبہ ۱۹۵۷-۵۸ء کی فصل ربیع کے مجموعی رقبہ سے کم و بیش دو لاکھ ایکڑ کم ہے تاہم اناج کی مقدار میں زیادہ کمی نہیں ہوگی۔ بارانی علاقوں میں خشک سالی کی وجہ سے گندم کی فصل کمزور بتائی جاتی ہے۔ گزشتہ گیارہ سال میں گندم کی کاشت کے شمار و اعداد سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۴۷-۴۸ء میں ستانوے لاکھ اکہتر ہزار ایکڑ زمین پر گندم کی فصل بوئی گئی تھی اس سے ۳۳ لاکھ ایک ہزار ٹن پیداوار ہوئی ۱۹۴۸-۴۹ء میں ایک کروڑ پانچ لاکھ اکیانوے ہزار ایکڑ اراضی سے انتالیس لاکھ چوہتر ہزار ٹن ۱۹۴۹-۵۰ء میں ایک کروڑ تین لاکھ چھتیس ہزار ایکڑ رقبہ سے اڑتیس لاکھ باسٹھ ہزار ٹن۔ اس سے اگلے سال ۱۹۵۰-۵۱ء میں ایک کروڑ نواسی لاکھ ایکڑ رقبہ فصل ربیع کے لئے استعمال میں لایا گیا تھا۔ اس پر سے انتالیس لاکھ تیتیس ہزار ٹن گندم میسر آئی تھی۔ اگلے دو برس میں پیداوار کم ہو گئی ۱۹۵۱-۵۲ء میں ایک کروڑ چودہ لاکھ ایکڑ رقبہ سے انتیس لاکھ انتالیس ہزار ٹن گندم کاٹی گئی ۱۹۵۲-۵۳ء میں ہل کے نیچے چورانوے لاکھ اکتیس ہزار ایکڑ زرعی زمین آئی . . . .

. . . . اس طرح تیتیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار ٹن گندم حاصل ہوئی ۱۹۵۳-۵۴ء میں زیر کاشت رقبہ ایک کروڑ بیالیس لاکھ ایکڑ تھا اور اس کی مجموعی پیداوار پینتیس لاکھ پچھتر ہزار ٹن سے بڑھنے نہیں پائی۔ ۱۹۵۴-۵۵ء میں کم و بیش اسی قدر رقبہ یعنی ایک کروڑ ترین لاکھ ایکڑ زیر کاشت آیا۔ مگر ان قطعات اراضی سے صرف اکتیس لاکھ چھتیس ہزار ٹن گندم ملی ۱۹۵۵-۵۶ء کی فصل گزشتہ برس کی نسبت قدرے بہتر ہوئی رقبہ زیر کاشت ایک کروڑ گیارہ لاکھ ایکڑ تھا۔ پیداوار کا مجموعی وزن تینتیس لاکھ چودہ ہزار ٹن نکلا ۱۹۵۶-۵۷ء میں بھی ایک کروڑ گیارہ لاکھ کے لگ بھگ گندم کا بیج بکھیرا گیا۔ ان دانوں کی واپسی ۳۷ لاکھ ۸۲ ہزار ٹن کی صورت میں ہوئی ۱۹۵۷-۵۸ء کی فصل ربیع میں گندم کا رقبہ ایک لاکھ سترہ ہزار ایکڑ تھا۔ پیداوار چھتیس لاکھ سینتیس ہزار ہوئی۔

توسیع زراعت کے صوبائی محکمہ کا دعویٰ ہے کہ اچھی قسم کے بیج کی تقسیم اور کاشت سے غذائی اجناس میں آٹھ لاکھ چالیس ہزار من۔ کیمیاوی کھاد سے انیس لاکھ چار ہزار من پودوں کو جراثیم سے محفوظ رکھنے کی مہم سے ۷.۵ لاکھ ۲۲ ہزار من افتادہ زمین کو بھاری مشینری سے ہموار کرنے کی وجہ سے پانچ لاکھ چونسٹھ ہزار من ٹیوب ویل سے تین لاکھ چھتیس ہزار من اور کنوئیں سے سترہ ہزار چالیس من اضافہ ہوا۔ اس طرح مجموعی طور پر اضافہ ترانوے لاکھ تراسی ہزار نو سو سنتالیس من ہو گیا ہے۔ نقد آور فصلوں سے اضافہ کی مجموعی مقدار سنتالیس لاکھ بیس ہزار من بتائی جاتی ہے بونے میں مجموعی طور پر اضافہ اٹھارہ لاکھ اٹھانوے ہزار من ہوا ہے۔

محکمہ زراعت کے متعلقہ شعبہ نے مزید کہا ہے کہ اضافہ پیداوار کے لئے سال بھر میں ستائیس ہزار نو سو نواسی اجتماعات منعقد کئے گئے۔ زرعی ترقی کے عملی طریقے بتانے کے لئے پانچ ہزار تین سو انیس قطعات اراضی پر جدید ذرائع کاشت کے مطابق کام کیا گیا۔ ایک ہزار سات سو بیاسی جگہ جلسے ہوئے جن میں نئے زرعی طریقے اپنانے کی تلقین کی گئی۔

اسلامی فلسفہ حیات پر تحقیقاتی مقالہ

لاہور ۸ ۔ اپریل ۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اسلام کے فلسفہ حیات پر ایک تحقیقاتی مقالہ لکھیں گے صدر پاکستان نے اس موضوع پر ٹھوس مواد فراہم کر لیا ہے۔ آپ دین فطرت سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ صدر پاکستان کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ قیام پاکستان کے حقیقی مقصد کو پورا کرنے کے علاوہ اقوام عالم پر یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ اسلام انسانیت کی اجتماعی فلاح کا ضامن ہے۔ اور دینی مسائل میں اجتہاد کر کے عصری تقاضوں کو پورا کیا جا سکتا ہے خیال کیا جاتا ہے ملکی آئین کی تشکیل میں اسلامی نظریۂ زندگی کے یہ خطوط پاکستانی قوم کے واضح نصب العین کی نشاندہی کریں گے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بد زبانی سے باز نہیں آتے ہیں۔ ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ جس میں ایمان جاتا رہے۔"

پھر آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے۔ کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوًا بغیر علم (سورۃ الانعام الجزء ۷) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دینگے۔ کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں۔ اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں۔ مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں۔ اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھیر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اس کی عزت اور چال چلن پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اترتے ہیں۔ اور اس کے احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اس کے ادنیٰ غلاموں سے شمار کرتے ہیں۔ کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں۔ خدا داد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے۔ جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں۔ جن کی تائید عزت ظاہر کرنے کیلئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں جس میں بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا۔ لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں جو آج تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔"

ہم اخبار "اخوت" کے ایڈیٹر کی توجہ ان الفاظ کی طرف مبذول کراتے ہیں تا کہ مسلم مسیحی اتحاد صحیح بنیادوں پر استوار کیا جا سکے اس کیلئے مسیحیوں کو اپنا کثیر لٹریچر جو انہوں نے آنحضرت صلعم کی ذات پر ناجائز اعتراضات کی صورت میں تیار کیا ہوا ہے۔ مٹانا پڑے گا۔ اور صاف دل کے ساتھ مسلمانوں کی طرف ہاتھ بڑھانا پڑے گا اور محض اشتراکیت کا خوف دلا کر دقیع الوقتی اور مطلب برآری کی غرض سے مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دینے سے کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔ جس صاف دلی سے اسلام تمام مذاہب کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اسی صاف دلی سے اس کا ہاتھ اگر دیگر مذاہب والے بھی پکڑ لیں۔ تو یقیناً وہ تمام جھگڑے جو مذہبی اختلافات کی وجہ سے دنیا میں ہوتے ہیں یکدم ختم ہو جائیں۔ کیا عیسائی مسلمانوں کے ساتھ ایسے بنیادی اصول اتحاد کو اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو تعلیم اسلام نے پیش کی ہیں وہی بہتر نتائج پیدا کر سکتی ہیں اس معاملہ میں بھی اسلام نے بڑی فراخ دلی اور دیانتداری سے اصول دیئے ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جائے تو دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے۔

کتنا افسوس ہے کہ مدیر "اخوت" نے اسی پرچہ میں ایک عنوان "مرزائیات" دے رکھا ہے حالانکہ احمدی اس کو برا مناتے ہیں۔ کیا مدیر محترم اس کی اصلاح کریں گے؟

محترم چوہدری برکت علی خانصاحب کی تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

قبر کے تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ جیسا کہ کل شائع ہو چکا ہے محترم چوہدری صاحب مرحوم کو نصف صدی سے زائد عرصہ تک سلسلہ کی نمایاں اور ممتاز خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اور وکیل المال تحریک جدید کی حیثیت سے شاندار کام کرنے کے علاوہ آپ کو متعدد دیگر اہم دینی کاموں کی سرانجام دہی کا بھی موقع ملا۔ چنانچہ دار الفضل قادیان اور دار الرحمت ربوہ میں پختہ اور وسیع مساجد تعمیر کرائیں اور ان کے لئے بڑی جانفشانی سے چندہ جمع کیا۔ پھر سیکرٹری دار الانوار کمیٹی قادیان کے طور پر کام کرتے رہے سیکرٹری کشمیر ریلیف کمیٹی کے عہدے پر تو آپ آخری دم تک فائز رہے۔ ۱۹۳۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تحریک خاص کا انچارج بنایا۔ چنانچہ آپ کو تین ماہ کی قلیل مدت میں ایک لاکھ روپیہ زائد جمع کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کے اسی اخلاص اور خدمت سلسلہ میں انہماک کا یہ نتیجہ تھا کہ حضور نے ایک موقع پر آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا!

"چودھری برکت علی صاحب ..... ان چند اشخاص میں سے ہیں جو محنت کوشش اور اخلاص سے کام کرنے والے ہیں اور جن کے سپرد کوئی کام کر کے پھر انہیں یاددہانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور مرحوم کی اولاد کو (جو پانچ بیٹوں اور دو بیٹیوں پر مشتمل ہے) مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کارروائی مجلس مشاورت

(بقیہ صفحہ اول)

پر مشتمل تھا۔

ایجنڈا پیش ہونے کے بعد مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی نے بتایا کہ حضور کے ارشاد کے مطابق ایجنڈے کی تجاویز پر غور کرنے کیلئے تین سب کمیٹیوں کی تشکیل کی جائے گی (۱) سب کمیٹی بیت المال جو تیس ممبران پر مشتمل ہوگی (۲) سب کمیٹی تحریک جدید جو بیس ممبران کی ہوگی۔ (۳) سب کمیٹی تعلیم و اصلاح اس کمیٹی کے بھی بیس ممبر ہوں گے۔ بعد ازاں حضور کے ارشاد کے ماتحت نمائندگان نے تینوں سب کمیٹیوں کے لئے ممبروں کے نام تجویز کئے۔ سب کمیٹی بیت المال کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور سکرٹری مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ مقرر ہوئے۔ سب کمیٹی تحریک جدید کے صدر محترم حافظ عبد السلام صاحب سکرٹری مکرم بشارت احمد صاحب بشیر اور سب کمیٹی تعلیم و اصلاح کے صدر محترم مولوی محمد الدین صاحب اور سکرٹری مکرم چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ مقرر ہوئے۔ سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد پانچ بجے کے قریب حضور ایدہ اللہ واپس تشریف لے گئے اور افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴